خواتین کے لیے صاف ستھرا تفریحی ادب
ماہنامہ
آنچل
کراچی
Naeyufaq.com

رُکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی
رُکن کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹر
رُکن چیمبر آف کامرس

naeyufaq.com
Aanchal & Hijab Official Group
/women.magazine
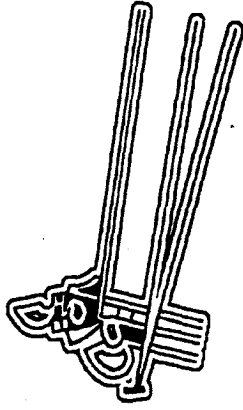
ابتدائیہ

دانش کدہ

ہمارا آنچل

سلسلہ وار ناول

ناولٹ

مکمل ناول

افسانہ

پبلشر مشتاق احمد قریشی پرنٹر جمیل حسن مطبوعہ ابن حسن پرنٹنگ پریس ہاکی اسٹیڈیم کراچی
دفتر کا پتا: 81 ٹیمپرئیر بیرکس، ہاکی کلب آف پاکستان، اسٹیڈیم نزد آنچل پریس کراچی 75510

سرورق: کومل خان ...... آرائش: روز بیوٹی پارلر ...... عکاسی: موسیٰ رضا

مستقل سلسلے

خط وکتابت کا پتہ: ''آنچل'' پوسٹ بکس نمبر 75 کراچی 74200 فون: 021-35620771/2

موبائل نمبر: 0300-8264242 کے از مطبوعات نئے اُفق پبلی کیشنز۔ ای میل Info@naeyufaq.com

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اکتوبر ۲۰۱۹ء کا شمارہ آپ کے ذوق مطالعہ کی تسکین کے لیے حاضر ہے۔

جب آنچل آپ تک پہنچے گا اسلامی سال نو کا پہلا مہینہ محرم الحرام نصف سے زائد گزر چکا ہوگا۔ دنیا اور اسلام کی تاریخ میں اس مہینے کی انتہائی اہمیت ہے۔ تاریخ بتاتی ہے دنیا کے تمام اہم واقعات اسی ماہ میں رونما ہوئے۔ خالق کائنات نے جب دنیا تخلیق کی تو محرم کا ہی مہینہ تھا۔ اسی ماہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ کہتے ہیں قیامت بھی اسی ماہ قائم ہوگی۔ یہودیوں کو بھی اسی ماہ غلامی سے نجات ملی۔ ہمارے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت بھی اسی ماہ ہوئی۔ سب سے اہم واقعہ جو اس ماہ رونما ہوا وہ سانحہ کرب وبلا ہے۔ جس میں ہمارے پیارے پیغمبر رحمۃ العالمین سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھوں کے تارے وجگر گوشہ بتول جنت میں نوجوانوں کے سردار حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں اور بچوں سمیت المناک شہادت بھی اسی ماہ ہوئی۔ غرض دنیا کا ہر اہم واقعہ اسی ماہ رونما ہوا۔ ہمیں اس ماہ کی اہمیت اور تقدس کو سمجھتے ہوئے اپنی عبادات کا خیال رکھنا ہوگا۔ ہمیں سمجھنا ہوگا امام عالی مقام نے کس جذبے کس نیت اور کس فلسفے کے تحت اپنے بچے قربان کیے۔ وہ ہم سے کیا چاہتے ہیں اور کیوں چاہتے ہیں فرصت کے لمحات میں سے چند گھڑیاں کشید کر کے اس پہلو پر ضرور غور کیجیے گا۔

آپ سب کی مشکور ہوں کہ اس مشکل اور تکلیف کے لمحات میں آپ نے جس طرح میرا ساتھ دیا اس کے لیے میں بے حد ممنون ہوں۔ خلوص دل سے نہ صرف ہمارے تعلق کو قائم رکھا بلکہ ہر پل دعا گو بھی رہے۔ آپ کی تعزیت، پرسے نے بہت دلی سکون فراہم کیا اور پھر میرے لیے تمام بہنوں نے جس طرح دعائیں کیں اس پر اللہ سبحان وتعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ یہ شاید آپ کی دعاؤں کا ہی اثر ہے کہ میں آج یوں آپ سے ہمکلام ہوں اگرچہ طبیعت مکمل طور پر اس کام کے لیے آمادہ تو نہیں لیکن آپ کی محبت کی کوشش نے راغب کر ہی لیا ہے۔ آپ کا ساتھ آئندہ بھی درکار رہے گا۔

نومبر کا مہینہ اور حجاب کی سالگرہ بھی قریب ہے میں بھی اپنی کوشش کر رہی ہوں کہ حجاب کا سالگرہ نمبر آپ کے معیار کے مطابق ہو۔ آپ بھی اپنی نگارشات اور تحریریں جلد از جلد ارسال کریں۔

اس ماہ کے ستارے:

ماورا طلحہ، شبانہ شوکت، صدف آصف، راشدہ رفعت، قرۃ العین سکندر، ریحانہ آفتاب، ثناء نور۔

اگلے ماہ تک کے لیے اللہ حافظ۔

مدیرہ

قیصر آرا

حمد

بادلوں کی کوکھ سے پیدا کرے برق تپاں

ایستادہ کردیا ہے بے ستوں یہ آسماں

ہے کہیں پربت کہیں دریا کہیں میدان ہے

تیری قدرت کا کرشمہ عالم امکان ہے

تو خوشی اور غم کا مالک ہے خداوند کریم

ہاں تجھے پہچانتا ہے مالک عقل سلیم

جو ترے دربار سے راندہ گیا شیطان ہے

ہوگیا ہے سرخرو جو تابع فرمان ہے

چاہے تو شیطان کے شر سے بچالیتا ہے تو

بالیقیں کردہ گناہوں کی سزا دیتا ہے تو

جس کا دامن چاہے بھردے دولت ایمان سے

اس کو مالا مال کردے عقل سے ایقان سے

میرے مولا تو نے بخشی ہے دلوں کو تازگی

تیری قدرت کا نشاں شمس و قمر کی روشنی

ریاض حسین قمر

نعت

میرے خواب میں جب مدینہ آگیا

مجھے نعت کہنے کا قرینہ آگیا

بحر عشق مصطفیٰ میں جب ڈوب گیا

ہاتھ میں میرے اک خزینہ آگیا

آرائش وزیبائش سے فرصت نہیں آج مجھے

تیری نگری سے لینے سفینہ آگیا

دیار محبوب میں قدم رکھا تو جانا

مجھے بھی تو آخر جینا آگیا

دامن میں سمیٹ لو بڑھ کر خوشیاں

نزول رحمت کا نصر مہینہ آگیا

نعیم انصر ہاشمی

editor_aa@naeyufaq.com
www.facebook.com/EDITORAANCHAL

قرۃ العین خرم ھاشمی...... لاہور

پیاری عینی! سلامت رہو آپ کے والد کی رحلت کا جان کر دکھ ہوا۔ بے شک والدین کا نعم البدل دنیا میں کوئی نہیں ہوتا۔ وہ جس طرح ہماری پرورش کرتے ہیں اور زمانے کے سرد وگرم سے بچا کر رکھتے ہیں غالباً کوئی بھی ایسا نہیں کرسکتا اور ان میں سے کسی ایک کا بھی ساتھ چھوٹ جانا گویا زندگی کو ہی اپاہج بنا دیتا ہے کہ دنیا کی اس بھیڑ میں انسان خود کو بے سہارا محسوس کرنے لگتا ہے۔ رب العالمین آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے والد کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ قارئین سے بھی دعا مغفرت کی درخواست ہے۔

صبا ایشل...... فیصل آباد

پیاری صبا! سدا سہاگن رہو، یوں تو آپ بہت کم لکھتی ہیں اگرچہ آپ کی تحریریں قارئین بے حد پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ آپ کو پڑھیں۔ اس لیے کوشش کیا کریں کہ قارئین کا دل نہ توڑیں اور کم سے کم سال میں چند تحریریں تو لکھ ہی لیا کریں، اب تو نومبر میں حجاب کی سالگرہ آرہی ہے اپنی تحریر ارسال کرکے حجاب کی خوشی میں شامل ہوجائیں مگر آپ کی مصروفیت کا بھی اندازہ ہے اس لیے اصرار نہیں کررہی اور آپ کی والدہ کی بھی آج کل طبیعت ناساز ہے رب العالمین انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ قارئین سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

مریم بشیر...... جہلم

پیاری مریم! خوش وآباد رہو، آپ کی تحریر تم سے تم تک موصول ہوئی پڑھ کر اندازہ ہوا کہ آپ تھوڑی سی محنت کے بعد اچھا لکھ سکتی ہیں اس لیے مطالعہ اور مشاہدہ وسیع کریں تاکہ لکھنے میں مدد ملے کوشش کریں کہ پہلے مختصر تحریر لکھیں کیونکہ اس طویل تحریر کو آپ سنبھال نہیں سکیں اس لیے یہ ناقابل اشاعت ٹھہری۔

گل ناز...... کراچی

پیاری گل! مانند گل مہکتی رہو آپ کی جانب سے تحریر "کہو پھر مبارک ہو" موصول ہوئی۔ اس موضوع پر کافی عرصہ پہلے فلم بن چکی ہے۔ "تیرے گھر کے سامنے" کے نام سے مزاح جو آپ نے پیدا کرنا چاہا ہے وہ کچھ خاص نہیں آپ پر پابندی نہیں ہے کہ صرف مزاح لکھیں یا سنجیدہ ہر موضوع پر قلم اٹھائیں لیکن انداز تحریر میں پختگی ضرور رکھیں اور یہ اسی صورت ممکن ہوگا جب آپ کا مطالعہ وسیع ہوگا اور مطالعہ سے ہی آپ کو نئے موضوعات ملیں گے۔ ضروری نہیں کہ صرف آنچل ہی پڑھیں اب تو نیٹ پر ہی بہت سی کتابیں پڑھنے کو مل جاتی ہیں کچھ عرصے کے لیے لکھنے کا کام چھوڑ کر پڑھنے پر توجہ دیں امید ہے تشفی ہوئی ہوگی۔

عاتکہ نرگس...... بھلوال

پیاری عاتکہ! جگ جگ جیو، آپ کی جانب سے تحریر "بازی عشق" کی موصول ہوئی۔ پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ابھی آپ کو مزید محنت کی ضرورت ہے اس لیے نامور افسانہ نگار کی تحریروں کو اپنے مطالعہ کا حصہ بنائیں تاکہ لکھنے میں نکھار پیدا ہوسکے۔

فضہ خالد...... سیالکوٹ

پیاری فضہ! سدا خوش رہو آپ کی جانب سے تحریر "نزول حب" موصول ہوئی پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ابھی آپ کو بہت محنت کی ضرورت ہے اس لیے لکھنے کا عمل چھوڑ کر صرف مطالعہ پر توجہ دیں اور نامور افسانہ نگار کی تحریروں کا بغور مطالعہ کریں تاکہ لکھنے میں نکھار پیدا ہوسکے۔

حوریہ بتول...... نامعلوم

پیاری حوریہ! سدا آباد رہو، آپ کی تحریر "نئی زندگی" کے عنوان سے موصول ہوئی پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ابھی آپ کو مزید محنت کی ضرورت ہے۔ اپنا مطالعہ اور مشاہدہ وسیع کریں تاکہ لکھنے میں مدد ملے۔ امید ہے مایوس ہونے کی بجائے محنت پر توجہ دیں گی۔

مشتاق احمد قریشی

انسان اس کرہ ارض پر فرائض خلافتِ الٰہی سر انجام دینے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر انسان کو عقلی قوت اور ارادے کا اختیار نہ دیا ہوتا تو وہ دیگر مخلوقات کی مانند ضعیف ہوتا اور اس عظیم کائنات کو وہ کبھی مسخر نہ کر پاتا۔ اس طویل وعریض دنیا سے پوری طرح واقف ہی نہ ہو پاتا اور یہ عمل تو اب بھی جاری ہے۔ اس کائنات کے بہت سے رازوں سے انسان اب تک واقف نہیں ہے اور اس سلسلے میں اس کی کوششیں جاری ہیں اور اللہ تعالیٰ اس پر کائنات کے راز منکشف کرتا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کرہ ارض کو ایسے مقام پر رکھا ہے جو انسان کی نشوونما کے لیے سازگار ہے۔ تمام کائنات میں ایک عجیب وغریب تناسب قائم فرمایا ہے جو انسانی زندگی کے لیے مددومعاون ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو بس یونہی نہیں پیدا فرمایا۔ اسے ذمے دار بنایا ہے وہ سب کچھ سمجھایا اور سکھایا ہے کہ دنیا میں کس طرح زندگی گزارنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو راہ حق پر رہنے اور چلنے کے لیے بار بار ہر خطے میں اپنے نبی رسول اور پیغمبر بھیجے تاکہ اس کے بندے بے راہ رو نہ ہوجائیں۔ شیطان کے بہکاوے میں نہ آجائیں۔ انسان اگر صرف اپنی ذات کی پیدائش ونشوونما پر ہی غور کرلے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ربوبیت کے بارے میں وہ حیران رہ جائے۔ کس طرح سے اسے اللہ نے تخلیق کیا اور کیسے اس کی پرورش ونشوونما کا ساماں مہیا فرمایا' لیکن انسان بڑا ناشکرا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا اس قدر اس طرح شکر ادا نہیں کرتا جیسا کہ شکر ادا کرنے کا حکم ہے۔ زمین کی آسائشوں' راحتوں میں پھنس کر وہ شیطان کے چنگل میں پھنس جاتا ہے اور ناشکری اور بغاوتِ الٰہی کا مرتکب ہوجاتا ہے۔ بہت کم ہی لوگ صراطِ مستقیم پر چلتے ہیں اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صرف انسان کو ہی نہیں بلکہ اپنی تمام مخلوقات کو جب وجود بخشا تو اس کے ساتھ ہی انہیں ان کے خصائص' مقاصد اور فرائض حیات اسی وقت عطا کردیئے۔ انسان اور جنوں کے علاوہ کسی اور مخلوق کو ارادے کا اختیار نہیں دیا گیا۔ انسان اور جنوں میں جو اہم فرق اللہ نے رکھا ہے وہ ہے انسان کو جو علم' جو عقل وفہم کی صلاحیت عطا کی ہے وہ جنوں کو نہیں دی گئی۔ انہیں صرف ان کے فرائض ہی ہدایت کیے گئے جن پر وہ پوری طرح کاربند ہیں۔ انسان اور جنوں کو ارادے کا اختیار دیا گیا جس کا حساب کتاب روز آخرت ان سے لیا جائے گا کہ انہوں نے اپنے اختیار کو استعمال کرکے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایات پر کتنا اور کیسے عمل کیا۔ اسی سے جزاوسزا کا عمل روز آخرت ہوگا۔ اللہ کے جن بندوں نے اس کی اطاعت وبندگی اس طریقے پر کی ہوگی جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے دی ہے۔ انہیں جزا ملے گی اور جنہوں نے اس سے اختلاف کیا اور احکام الٰہی سے بغاوت کی اور ناشکر گزار رہے انہیں ان کے اعمال کی سزا ملے گی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ الاعراف کی آیت ۵۴ (جس کی تشریح گزشتہ صفحات میں ہوچکی ہے) میں چھ دن میں دنیا کی تخلیق کرنے کا ذکر فرمایا اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح کردیا کہ وہ بڑی قدرت وقوت والا ہے۔ وہی تو ہے جو سارے جہانوں کا مالک وخالق ہے۔ انسان کو بھی اسی نے پیدا فرمایا۔ وہی تمام مخلوقات اور تمام انسانوں کی پرورش ونگہداشت کرتا ہے۔ اسی بات کو پھر سورۃ یونس کی آیت ۳ میں دہرایا گیا ہے۔ یہاں چھ دنوں میں دنیا کی تخلیق کی اطلاع دیتے ہوئے اپنی مزید صفات عالیہ کا اظہار فرمایا جارہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کے علم وآگاہی کے لیے ہی فرمایا کہ دنیا کو چھ دنوں میں پیدا کرکے وہ خالق ومالک عرش پر

عائشہ شکیل

س:۔آپ کے نزدیک سب سے حسین دور کون سا ہے؟

ج:۔آئی تھنک سب سے حسین دور بچپن کا ہے جب ہم کوئی بھی کام بغیر سوچے سمجھے سرانجام دیتے ہیں اور تمام پریشانیوں سے بے فکر مزے کرتے ہیں۔ ویسے تو ہم ابھی بھی مزے کرہی لیتے ہیں لیکن بچپن جیسی بات بالکل نہیں کیونکہ بچپن میں مما سے ڈانٹ پڑتی تھی اور اب زیادہ پڑتی ہے۔

س:۔کیسی طالبعلم تھیں صرف پڑھائی پر توجہ دی یا غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیا؟

ج:۔اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس نے مجھے ذہین بنایا اور ابھی تک مجھے کسی معاملے میں ٹیچر سے ڈانٹ نہیں پڑی۔ سکیچنگ، سنگنگ اور پینٹنگ میرا اولین شوق ہے۔ سات سال کی عمر میں میں نے پہلی اسپیچ کی تھی (14 اگست کے عنوان پر) اور بہت داد ملی تھی۔ دوڑ میں ہم ہمیشہ اے ون (اور اسی پر ٹیچر سے مجھے ایک خطاب ملا تھا) ہنسا مت (انا ڈرائیور) کیونکہ میں بھاگتی ہوئی مس سے ٹکرائی تھی۔ (آگے سمجھ لیں کہ کام بڑا ہو یا چھوٹا) ٹانگ اڑانا ہمارا معمول اور فطرت ہے اور میرے پاپا کو خاص طور پر مجھ پر بہت فخر تھا۔

س:۔کون سا مضمون سخت ناپسند تھا؟

ج:۔میرے لیے تمام مضامین یکساں ہیں مطلب میں سب کو ہی شوق سے پڑھتی ہوں، میتھ سے بچپن میں ذرا چڑ تھی لیکن پاپا نے کسی فلم کی طرح دماغ میں بھر دیا (ڈانٹ کر) ہی ہی۔

س:۔اپنی تعلیم کو کس طرح اپنے کام میں لا رہی ہیں؟

ج:۔اگر سچ کہوں تو مجھے پڑھانے کا بالکل اندازہ نہیں ہے، کیونکہ اگر کسی کو جلدی بات سمجھ نہ آئے تو میرا غصہ عرش کو چھونے لگتا ہے (بقول میرے بھائی کے چڑیل ہو تم کون پڑھے گا تم سے ہاہاہاہا) اور میری مما کہتی ہے اللہ تجھے کبھی ٹیچر نہ بنائے (اور ویسے بھی مجھے شوق نہیں ہے) ہاں کلاس میں کئی بار لڑکیوں اور دوستوں کی بھرپور ہیلپ کر دیتی ہوں۔

س:۔آپ اپنے کس استاد سے زیادہ متاثر ہیں؟

ج:۔مجھے ہر کلاس میں اچھے اور قابل ٹیچرز سے ہی واسطہ پڑا ہے اور آج میں فرسٹ ایئر میں انہی کی مرہون منت ہوں لیکن میں نے اپنی ہی دنیا اور پروین سے بہت متاثر ہوں کیونکہ ان کے پڑھانے کا انداز بہت منفرد اور قابل فخر تھا۔

س:۔پابندیاں صلاحیتوں کو متاثر کرتی ہیں یا شخصیت کو سنوارنے میں مدد دیتی ہیں؟

ج:۔کئی پابندیاں بہت سارے معاملات میں درست ثابت ہوتی ہیں کیونکہ بچپن میں انسان کو ہر بات کا تجربہ نہیں ہوتا۔ البتہ بے جا پابندیاں عائد کرنے سے شخصیت مسخ ہوتی ہے پھر یا تو انسان باغی بن جاتا ہے یا بالکل ناامید اور ٹوٹ جاتا ہے۔

س:۔حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام کرتی ہیں؟

ج:۔ہر بشر میں کوئی نہ کوئی خامی ضرور ہوتی ہے اور ہم تو چاہ کر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتے جس نے ہمیں اتنی نعمتوں سے نوازا۔ حقوق اللہ میں نماز کی پابندی ایک ضروری امر ہے جس میں ہم اکثر کوتاہی کرتے ہیں۔

حقوق العباد میں اگر میرے بس میں ہوتا تو سچ میں کوئی غریب نہ رہتا کیونکہ مجھے غریبوں پر بہت ترس آتا ہے دل کرتا ہے میرے پاس اتنی دولت ہو اور میں سب ان ہی کو دے دوں لیکن ابھی اپنی جیب خرچ سے دے دیتی ہوں۔

س:۔اپنی شخصیت کو کس طرح بیان کریں گی آپ میں کیا خوبیاں خامیاں ہیں؟

ج:۔خامیاں خوبیاں جی آپ خود ہی اندازہ لگالیں غصہ بہت آتا ہے اور شدید آنے کا نتیجہ سامنے والے کی مرمت، بہت زیادہ اور تیز بولتی ہوں، ظاہری اور باطنی طور پر ایک جیسی

قسط نمبر 37

اقرا صغیر احمد

محسوس کیا تم کو تو گیلی ہوئیں پلکیں
بھیگے ہوئے موسم کی ادا تم تو نہیں ہو
ان اجنبی راہوں میں نہیں کوئی بھی میرا
کس نے یوں مجھے اپنا کہا' تم تو نہیں ہو

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

سودہ، بے حد ٹینشن اور ذہنی دباؤ کے سبب بے ہوش ہوجاتی ہے ایسے میں زید بھی گھبرا جاتا ہے۔ ڈاکٹر اسے آرام کا مشورہ دیتا ہے ایسے میں دیگر گھر والے بھی اس کی طرف سے فکر مند نظر آتے ہیں۔ عمرانہ اس کی خراب حالت پر بھی اپنی کڑوی کسیلی باتیں جاری رکھتی ہیں کہ نجانے کیسے اس نے زید کو اپنے قابو میں کرلیا اور ان کا بیٹا پہلی بار ماں کے خلاف صرف اس لڑکی کی وجہ سے کھڑا ہوا۔ سودہ اپنے طور پر ان کے غصے کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن ناکام رہتی ہے ایسے میں زید بزنس کے سلسلے میں ایک ماہ کے لیے بیرون ملک جانے کی بات کرتا ہے۔ نوفل اور انشراح کے درمیان تعلقات کی نوعیت بگڑ جاتی ہے۔ منگنی ہونے کے باوجود انشراح کا رویہ نہایت ہتک آمیز رہتا ہے۔ اس کی زبان کی تیزی اسے اپنے ماں باپ کی یاد دلاتی ہے جہاں عکرمہ خاموشی سے اس عورت کی ہر بات برداشت کرلیتے تھے لیکن پھر بھی اس کی وفا حاصل نہ کرسکے۔ نوفل اپنے دل کی بات بابر سے کرتا ہے تو وہ بھی یہ سب برداشت نہیں کرپاتا اور نوفل کو انشراح سے دور رہنے کا مشورہ دیتا ہے۔ عروہ شاہ زیب سے مل کر اپنے خدشات دور کرنے کی کوشش کرتی ہے اور کسی حد تک اس کوشش میں کامیاب ہوجاتی ہے۔ شاہ زیب اپنی گفتگو اور اچھے اخلاق کی بدولت اسے قائل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ وہ یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ زید کے لیے عروہ کی پسندیدگی یک طرفہ تھی۔ بالی اور جہاں آرا اسلام آباد جاتی ہیں تو انشراح کو بھی ساتھ چلنے کا کہتی ہیں لیکن وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی بدولت ان کے ساتھ جانے سے صاف انکار کردیتی ہے۔ جہاں آرا مجبور ہوکر ملازمہ کے آسرے پر اسے تنہا چھوڑ کر چلی جاتی ہیں جب ہی وہ چوکیدار اور ملازمہ کی سازش کا شکار ہوجاتی ہے۔ جو نجانے کب سے گھات لگائے بیٹھے تھے اور آج موقع گنوانا نہیں چاہتے تھے۔ انشراح یہ سب جان کر شاکڈ رہ جاتی ہے۔ زید کے وطن واپس آنے پر سب بے حد خوش نظر آتے ہیں ایسے میں بوا سودہ کی تیاری پر تنقید کرتی ہیں تو مائدہ اسے نک سک سے تیار کردیتی ہے۔ زید اس کا یہ روپ دیکھ کر بے حد خوش نظر آتا ہے اور تحفے میں لایا خوب صورت نیکلس اسے پہنا دیتا ہے۔ جب ہی عمرانہ اچانک وہاں پہنچ کر سودہ کو خوف میں مبتلا کردیتی ہیں۔

شبانہ شوکت

میری بند پلکوں پر ٹوٹ کر کوئی پھول رات بکھر گیا
مجھے سسکیوں نے جگا دیا، میری کچی نیند مٹ گئی
نہ خوشی نہ ملال ہے، سبھی کا اک مان ہے
تیرے سکھ کے دن بھی گزر گئے، میری غم کی رات بھی کٹ گئی

آج اسکول میں خوب چہل پہل تھی کیونکہ بچوں کا سالانہ رزلٹ والا دن تھا، سب ٹیچرز خوب تیار ہوکر آئی تھیں اور بہت اچھی لگ رہی تھیں۔ ہر ٹیچر نے اپنی اپنی کلاس کے رزلٹ والے لفافے تھام رکھے تھے۔ جن میں اسٹوڈنٹ کی امتحانی کاپیاں اور رزلٹ کارڈ تھے۔ بچوں کے چہروں سے متضاد کیفیات مترشح تھیں، کچھ خود اعتماد تھے، تو کچھ جھجکتے ہوئے لیکن پرجوش، کچھ پرتجسس اور سارا سال شراتوں سے ٹیچرز کو زچ کردینے والے طالب علموں کے چہروں سے پریشانی جھلک رہی تھی۔ بچے تو بچے ہوتے ہیں۔ اندر باہر سے ایک جیسے انہیں اپنے جذبات پر پردہ ڈالنا کب آتا ہے۔ پریشان تھے تو نظر بھی پریشان ہی آرہے تھے۔

❁……❁……❁

ایمان کی کلاس کا رزلٹ اناؤنس ہونے جارہا تھا، اس وقت وہ بھی اسٹیج پرآ گئی، پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن والے بچوں کی ٹرافیاں اور رزلٹ الگ کرچکی تھی، اس کی کلاس کا شرارتی لڑکا عالیان فرسٹ آیا تھا اور اس کا رزلٹ ایمان کو حیران کرتا رہا تھا، وہ جب جب اس کی کاپیاں چیک کرتی رہی، دیکھ دیکھ کر خوشی بھری حیرت سے دوچار ہوتی رہی تھی۔

ذہین بچے، شرارتی بھی ہوتے ہیں یہ مثال اس پر صادق آتی تھی۔ اپنا نام پکارے جانے پر وہ خوشی سے کھلکھلاتے اسٹیج پرآیا تو ایمان نے مسکراتے ہوئے ٹرافی اور رزلٹ والا لفافہ اسے تھمایا، وہ اسے دیکھ کر فخر و انبساط کے ساتھ مسکرایا تھا، سب بچوں میں رزلٹ اور انعامات کی تقسیم کے بعد ٹیچرز کو چائے اور ریفریشمنٹ دی گئی، دو بجے کے قریب وہ گھر آئی تو نماز ادا کرکے بستر پر ڈھے گئی اور ایسی سوئی کہ چھ بجے مسکان نے اٹھایا تھا۔

''اٹھ جائیں آپی، چھ بج گئے ہیں، نہ آپ نے کھانا کھایا نہ چائے پی۔'' ایمان میں ایک کرنٹ دوڑ گیا تھا۔

''اوہ، اتنی دیر......؟'' وہ تیزی سے اٹھ بیٹھی۔ ''ٹیوشن والے بچے آگئے کیا؟''

''یس جی، کب کے، پانچ بجے ہی آگئے تھے۔ ثمن اور میں دونوں انہیں پڑھا رہی ہیں۔''

''تھینکس بہنا۔'' وہ منہ ہاتھ دھوکر بچوں کے پاس آ بیٹھی، ثمن برآمدے میں چٹائی بچھائے ان بارہ بچوں کو لیے بیٹھی تھی جو ایمان کے پاس ٹیوشن کے لیے آتے تھے، مسکان کچن میں جاچکی تھی۔

''میں دیکھ لیتی ہوں انہیں تم اپنا کوئی کام ہے تو کرلو۔'' اس نے ثمن سے کہا۔

''جی...... میں بس بلال کو حساب کا یہ سوال سمجھا دوں۔'' ان تینوں کا اکلوتا، سب سے چھوٹا بھائی بلال وہیں بیٹھا تھا،

مادر طلحہ

اندھیرا لاکھ ہو، مجھ کو سحر کی آس رہتی ہے
یہی وہ روشنی ہے جو مجھے ڈرنے نہیں دیتی
مجھے معلوم ہے وعدہ نبھانا سخت مشکل ہے
مری کم ہمتی انکار بھی کرنے نہیں دیتی

نمکین پانی
قطرہ قطرہ کرکے
دل پہ گرتا ہے
سوراخ کرتا ہے
پلکوں کی وادی پر
آس کے موتی رکھتا ہے

رات اپنی خنکی سمیت پھیل رہی تھی، ہر سو خاموشی کا پہرہ تھا۔ آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا، ہوا میں اس کی آنکھوں جیسی نمی تھی۔ کھڑکی کے دونوں پٹ کھولے وہ سامنے کھڑی تھی، ٹھنڈک کے باعث جسم کپکپا رہا تھا، مگر وہ ہر احساس سے بے بہرہ آسمان کی وسعتیں کھوج رہی تھی۔ چاند، تاروں سے خالی آسمان اسے اپنی مثل محسوس ہو رہا تھا۔ خاموش، اداس، تنہائی کی چادر اوڑھے ہوئے۔ سارے ہاسٹل میں سناٹا پھیلا ہوا تھا، ہر انسان نیند کے پروں تلے پرسکون سویا ہوا تھا، ہاسٹل کی ہر راہ داری سنسان تھی اور ہر کمرے میں اندھیرا ایک فسوں کی طرح پھیلا ہوا تھا مگر اسی ہاسٹل کے ایک کمرے میں ویرانی، اداسی اور بے بسی کا راج تھا۔ دوسری منزل کے ایک کمرے میں کھڑا وجود نیند کے احساس سے غافل تھا۔ آنکھوں پر گھنی پلکوں کا بسیرا تھا اور وہ گھنی پلکیں شفاف سفید موتیوں سے بھری ہوئیں تھیں۔ لمبی ستواں ناک سردی کی شدت سے سرخ ہو چکی تھیں۔ مہتاب سا چہرہ اداسی کے ہالے میں مقید تھا۔

اس کے چہرے پر سوچوں کی لکیریں بکھری ہوئی تھیں، شفاف چہرہ دل کا آئینہ بنا ہر داستان بیان کر رہا تھا۔ کامدار سوٹ پہنے، ہلکے پھلکے سے زیورات پہنے، ہاتھوں پہ مہندی کے نقش و نگار لیے وہ کسی دلہن کی مانند لگ رہی تھی۔ ایک دلربا داستان سی جسے ساری رات سنانے والا سنائے اور سننے والے سنتے رہیں، ایک عارفانہ کلام، جسے جوگی گاتا جائے اور لوگ سر دھنتے رہیں۔

"عینا شاہ...... تمہیں تو رات کی نیند سے کوئی غرض نہیں اور نہ ہی سرد راتیں تمہارے نازک وجود کو متاثر کرتی ہیں مگر مجھ بے چاری پر ترس کھالو اور اللہ کے واسطے اپنا یہ دھرنا پھر کبھی کے لیے وقف کردو۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیے بڑے انہماک سے آسمان کو دیکھ رہی تھی مگر سامعہ لاشاری کی آواز نے اس کے انہماک کو توڑ دیا تھا۔ اس نے ہاتھوں سے آنکھیں صاف کیں اور ایک سرد سی سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے کھڑکی بند کردی اور پھر کمرے کی لائٹس آف کرتے ہوئے بیڈ پہ آکر بیٹھ گئی۔ سامعہ لاشاری بڑے غور سے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔ اس کے انگ انگ پہ اداسی قبضہ کیے ہوئے تھی۔

سبز چنری

صدف آصف

میں چمکتا چاند آسمان کا وہ میرے ستارے تھے
میں تو اک پیاسی نگاہ تھی وہ میرے نظارے تھے
کہاں چلے گئے میرے پیارے مجھے تڑپتا چھوڑ کر
میں تو محض ایک بیل تھی وہ میرے سہارے تھے

مایوں کے پیلے کرتے اور چوڑی دار پائجامے پر گوٹا لگے سبز چنری اوڑھانے کے بعد فاطمہ کا روپ اور بھی نکھر گیا تھا' ہاتھوں میں سبز اور پیلی چوڑیاں' چہرے پر ابٹن کی پھبن' وجود سے اٹھتی مخصوص دلہنوں والے عطر کی مہک' سکینہ نگاہوں ہی نگاہوں میں بیٹی کی بلائیں لینے لگی تھی۔ لاڈو پری کے میکے کی دہلیز چھوڑ کر سسرال جانے کا وقت قریب آرہا تھا مگر اس کا دل تھا کہ سنبھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ اس کے بس میں ہوتا تو شاید نرم ونازک سی گڑیا جیسی بیٹی کو ہمیشہ کے لیے اپنے سینے میں چھپا کر رکھ لیتی اور کہیں جانے نہ دیتی مگر زمانے کے چلن سے بھلا کوئی جدا ہوا ہے' پھر وہ کیسے اپنی بیٹی تاعمر گھر میں بٹھا سکتی تھی۔ اسی لیے اس نے بے دلی سے جیٹھانی کے ہاتھوں سے رسم کے لڈو کھائے اور آنکھوں کی نم سطح کو انگلیوں کی پور سے خشک کیے۔

سکینہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کرسکتی تھی' اس کا تعلق پنجاب کے جس گاؤں سے تھا' وہاں زندگی کے ہر معاملے میں عورت کی مرضی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا تھا۔ سارے فیصلے برادری کے بااثر مرد کیا کرتے تھے۔ فاطمہ کی شادی کا فیصلہ بھی بچپن میں ہی اس کے سسر نے کردیا تھا اور اب ایک طرح سے ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اس کے شوہر اللہ رکھا کے بھتیجے اشفاق کے ساتھ فاطمہ کی شادی ہورہی تھی۔

❀……❀……❀

''اماں کیا دیکھ رہی ہو؟'' فاطمہ نے سکینہ کا کاندھا ہلا کر پوچھا۔

''دیکھ رہی ہوں کہ کل تک میری بیٹی جو گڈے گڈی کا بیاہ رچاتی تھی۔ آج اتنی بڑی ہوگئی ہے کہ خود اس کا ویاہ ہونے والا ہے۔'' ایک سرد آہ بھرنے کے ساتھ ہی اس نے اپنی چادر کی بکل میں منہ چھپا کر رونا شروع کردیا۔

''اماں...... اگر تم ایسے روؤ گی تو میرا کیا بنے گا؟'' اس نے مہندی لگے ہاتھوں سے ماں کا چہرہ تھام لیا۔

''جس دن سے تیری شادی کی تاریخ پکی ہوئی' اسی دن سے میں نے خود پر برداشت کے پہرے بٹھا دیئے تھے مگر اب تجھے پیلے جوڑے میں دیکھ کر جیسے میری ہمت جواب دینے لگی ہے۔'' سکینہ کا نم لہجہ بیٹی کا دل چیر گیا۔

''اماں...... میں کون سا تجھے اور ابا کو چھوڑ کر جانا چاہتی ہوں مگر تم لوگوں کو ہی میری شادی کی جلدی تھی۔'' فاطمہ روٹھی روٹھی سی اس کے پاس سے اٹھ کر اندر پانی لینے چلی گئی۔

''ایک بات سن' مجھے دنیا میں تجھ سے پیارا کوئی نہیں مگر جوان لڑکی کا بوجھ بہت بھاری ہوتا ہے' جب بادشاہوں نے اپنی بیٹیاں بیاہی تو ہم غریبوں کی بھلا کیا اوقات۔'' وہ بڑبڑاتی ہوئی ایک بار پھر رو دیں۔

❀……❀……❀

سکینہ کو بڑا قلق تھا کہ جیسی زندگی اس نے گزاری ویسی ہی راہ پر فاطمہ قدم رکھنے والی ہے' اس کا ہونے والا داماد اشفاق شکل

راشدہ رفعت

> غلاف پہن کے نکلی کتاب شیشے کا
> حروف سنگ کے اور انتساب شیشے کا
> جہاں جواب بھی کرچی، سوال بھی کرچی
> بتاؤ دیکھنا چاہو گے خواب شیشے کا ہے

"میم آپ کب تک پہنچیں گی۔ دونوں فیملیز تو پہنچ چکی ہیں۔" روبی نے فون پر پوچھا۔

"گاڑی ٹریفک جام میں پھنسی ہوئی ہے روبی ورنہ میں تو بیس منٹ پہلے پہنچ چکی ہوتی۔ تم ان سے چائے، پانی کا پوچھو میں جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اب گاڑیاں آگے بڑھنا شروع ہوگئی ہیں ان شاء اللہ جلد روڈ کلیئر ہوجائے گا۔" میں نے روبی کو تفصیل سے آگاہ کیا۔

روبی میری سیکرٹری تھی۔ چند برس پہلے جب میں نے اپنا میرج بیورو کھولا تھا وہ تب سے ہی میرے ساتھ کام کررہی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ کام بہت اچھی طرح اسٹیبلش ہوگیا تھا، لیکن اسٹاف کے نام پر اب بھی روبی ہی تھی۔ مجھے اس پر پورا بھروسہ تھا، میں آفس میں موجود نہ ہوتی تب بھی وہ کام بخوبی سنبھال لیتی تھی۔

میرے شادی دفتر کی کامیابی کی بڑی وجہ میرا منفرد طریقہ تھا، میں لڑکے اور لڑکی کے گھر والوں کی ایک میٹنگ اپنے دفتر میں ضرور رکھتی تھی۔ میری کوشش ہوتی کہ لڑکی اپنی والدہ یا بڑی بہن وغیرہ کے ہمراہ میرے آفس آجائے۔ لڑکے کی ماں، بہنوں کو وہاں بلانے کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ وہ لڑکی کو دیکھ لیں اگر فریقین ایک دوسرے میں دلچسپی لیں تو وہ اپنی مرضی سے ایک دوسرے کے گھر جاکر رابطے کرسکتے تھے۔ اس طریقہ کار کے پیچھے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ لڑکی کے والدین پر رشتہ دیکھنے کی خاطر آنے والوں کی خاطر مدارات کا بوجھ نہ پڑے۔

میں خود شادی سے پہلے اس اذیت ناک مرحلے کا شکار رہ کی تھی۔ رشتہ دیکھنے والوں کی آمد و رفت کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جہاں میرے سفید پوش والدین کی جیب پر بہت بھاری پڑتا تھا وہاں میری عزت نفس بار بار مجروح ہوتی تھی۔ میں جوائنٹ فیملی سسٹم میں رہتی تھی۔ رشتے والوں کی آمد کی خبر میری تائی اور دونوں چچیوں کو بھی ہوجاتی اور جب اس رشتے کی بیل منڈھے چڑھتی نظر نہ آتی تو ان کے معنی خیز طنزیہ فقرے میری ماں کا دل جلانے کے ساتھ ساتھ میرے دماغ کا میٹر بھی گھمادیتے تھے۔ پھر اللہ نے کرم کیا اور مجھے اس اذیت ناک رشتہ پریڈ سے نجات مل گئی۔ رشتے کروانے والی بوا جی نے درجنوں ادھر ادھر کے رشتے دکھانے کے بعد بالآخر مجھے اپنے ہونہار بیٹے کے لیے مانگ لیا تھا۔

"آپ اونچی ذات سے تعلق رکھتے ہو جی، لیکن میں اتنے دنوں سے آپ لوگوں کو آپ کی ذات برادری کے جو رشتے دکھا رہی ہوں ان کی ذہنیت بھی آپ پر آشکار ہوچکی ہے۔ آج کل خاندانی شرافت و نجابت کو ترجیح دینے والے بہت کم اور روپے پیسے پر جان چھڑکنے والے بہت زیادہ ہیں۔ اگر آپ کا دل راضی ہو تو میں

قسط نمبر 17

عشنا کوثر سردار

مجھے تو تم نے قریب رہ کر بھی جو اذیتیں دیں
تم اب جدائی کے موسموں میں اٹھانا جو عذاب لکھنا
ہزار باتیں ہیں' چار راتیں ہیں اس سے کیا کہو گے
وہ چہرے پڑھ پڑھ کے یاد کرلو' وہ جاچکے تو کتاب لکھنا

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

وقار الحق کے جانے کی بات سن کر فاطمہ بی بی مضطرب ہوجاتی ہیں لیکن زبان سے ایک بھی جملہ ادا کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔ان کا دل خواہش کرتا ہے کہ وہ آگے بڑھ کر وقار الحق کو روک لیں لیکن فاصلے خود بخود ہی حائل ہوجاتے ہیں۔نواب زمان الحق بیٹے کے اس اقدام پر خاصے برہم نظر آتے ہیں۔ایسے میں وہ تاج بیگم کو محل میں بلواتے ہیں۔تاج بیگم خراب موسم اور بارش کی پروا کیے بغیر فوراً وہاں پہنچتی ہیں،وہ فاطمہ بی بی کی طبیعت کو لے کر پریشان ہوتی ہیں لیکن وہاں آ کر وقار الحق کے جنت کے ساتھ جانے کا سن کر بے حد مشتعل نظر آتی ہیں۔انہیں وقار الحق سے ایسی حماقت کی توقع نہیں تھی ایسے میں وہ فاطمہ کو اپنے ہمراہ لے جانا چاہتی ہیں۔نواب صاحب اگرچہ انہیں روکنا چاہتے ہیں لیکن تاج بیگم کے آگے خاموش رہ جاتے ہیں۔فاطمہ بی بی کی حالت تاج بیگم کو مضطرب کیے رکھتی ہے،لیکن وہ فاطمہ بی بی کو زندگی کی طرف لانے کی بھرپور کوشش جاری رکھتی ہیں اور بالآخر اپنی کوششوں میں کامیاب بھی ہوجاتی ہیں۔فاطمہ بی بی پھر سے مسلم لیگ کی ایک فعال رکن کے طور پر سامنے آتی ہیں اور تمام جلسوں میں خوب زور وشور سے اپنی حیثیت منواتی ہیں۔ان کے کام کو سراہتے ہوئے سب ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔رجت سنگھ کی ذات میں آنے والی تبدیلیاں کرم دین کو حیرت میں مبتلا رکھتی ہیں لیکن وہ اس بات سے خوش بھی نظر آتے ہیں کہ رجت سنگھ اپنی تلاش میں کامیاب ٹھہرا۔رجت سنگھ کرم دین چاچا کا احسان مند ہوتا ہے جبکہ وہ اس کامیابی کو اس کی لگن اور جستجو کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔فاطمہ بی بی کے سامنے بھی رجت سنگھ مسلم لیگ کے لیے کام کرنے کی بات کرتا ہے تو وہ چونک جاتی ہیں بالآخر اسے کلرک کے کام کی ذمہ داری سونپ دی جاتی ہے،رجت سنگھ کی شخصیت انہیں کافی پراسرار لگتی ہے۔وقار الحق اپنی خالہ کی طرف جاتے ہیں تو وہ انہیں تنہا دیکھ کر حیرت اور تشویش کا اظہار کرتی ہیں ایسے میں نواب صاحب جنت بی بی کی سازش اور فاطمہ بی بی سے اپنی محبت کا تذکرہ صاف لفظوں میں کرتے ہیں۔خالہ کو ان کا یہ فیصلہ پسند نہیں آتا کہ مشکل وقت میں فاطمہ بی بی کو تنہا چھوڑ دیا جائے،لیکن ان کی جان کی حفاظت کے پیش نظر وقار الحق یہ سب کرنے پر مجبور تھے۔دوسری طرف جنت بی بی بھی ان کے ساتھ رہنے پر آمادہ نہیں ہوتیں انہیں یہی لگتا ہے کہ نواب صاحب آج بھی فاطمہ بی بی کی یادوں میں محو رہیں۔دفتری امور نبٹاتے ہوئے اچانک رجت سنگھ ایک نوکدار لکڑی لے کر فاطمہ بی بی کی طرف بڑھتا ہے،فاطمہ بی بی ان کے اس

جو پھول بن نہیں سکتے وہ خار ہوتے ہیں
جفائے یار کے سانچے ہزار ہوتے ہیں
میرے خلوص کا جب کوئی ذکر کرتا ہے
میرے حریف بڑے شرمسار ہوتے ہیں

فصیل محبت عبور کرنا مشکل تھا جاناں
برف بار سرد لہجہ تیرا
منجمد ہوگیا وجود میرا
لحظہ لحظہ مری محبت نے پگھلایا تجھ کو
آ دیکھ آج اسی مقام پر تنہا ہوں میں
کہ تجھے عبور کرنے کی چاہ میں
ریزہ ریزہ کردیا ہے میری ہستی ناتمام کو
پاش پاش ہوئی کرچیاں محبت کی
سمیٹتی ہوں میں اب......

بے حد اداس شام ملگجا اندھیرا لازوال تشنگی سمیٹے آنگن میں اتری تھی۔ بیتے دنوں کی مانند کوئی نیا پن نہیں تھا محض وہی یکسانیت تھی جو سویرا کی ذات میں پنہاں تھی اور اب روز وشب کا خاصا بھی بن چلی تھی۔

”سویرا......کہاں مرگئی ہو؟“ رفعت بیگم کی کرخت آواز نے اس کے وجود میں حرکت پیدا کی۔ رفعت بیگم کی پکار پر وہ صحن سے اندر کی جانب برق رفتاری سے آئی تھی۔

”کس کا سوگ منائی رہتی ہوں یوں سر شام۔ کان بند کیے بیٹھی تھی کیا؟“ وہ کیا بتاتی کہ یہ روگ بھی ان کے بیٹے کا ہی عطا کردہ ہے مگر ہنوز خاموش رہی۔ اب اس کے لب کم ہی کھلتے تھے۔

”کھانا پکالیا تم نے؟ ذکیہ کو کھانا کھلا دو۔ وہ جلدی سو جاتی ہے اور یاد ہے ناں آج ویک اینڈ پر ثریا اور گڑیا دونوں نے آنا ہے۔ ابھی آتی ہی ہوں گی۔ اپنا حلیہ بھی درست کرلو۔“ اس نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔ کیا کہتی کہ دیکھنے والا دور ہے تو کس کی خاطر سجے سنورے؟ مگر اب عرصہ دراز سے وہ دل کی باتیں دل میں ہی مقید رکھنے کی عادی ہوگئی تھی۔ یہاں نہ تو کسی کو سننے کی ضرورت تھی اور نہ ہی کوئی دلچسپی تھی۔

”جی کھانا تیار ہے۔“ اس نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

”ٹھیک ہے ذکیہ کو کھانا کھلا کر حلیہ درست کرو اپنا۔ میرے دامادوں کے سامنے خراب حلیے میں مت آنا۔ وہ بھی سوچتے ہوں گے نہ جانے کون سے ظلم ہوتے ہیں تم پر۔“ وہ اثبات میں سر ہلا کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔ پلیٹ میں بریانی نکالی اور ٹرے میں رکھ کر ذکیہ کے کمرے میں آگئی۔ ذکیہ گڑیا ہاتھ میں تھامے بیٹھی تھی۔ نہ جانے کن خیالوں میں گم تھی کہ سویرا کی آہٹ بھی اس کو چونکا نہ سکی تھی۔ ذکیہ سویرا کی سب سے بڑی نند تھی مگر ذہن بالکل بچوں جیسا تھا۔ نجانے ان کے ساتھ ایسا کیا معاملہ ہوا تھا کہ وہ اس حال کو پہنچ گئی تھی۔ سویرا نے ذکیہ کو آواز دی۔

حصہ 10

صائمہ قریشی

اک دل کا کہا مانو، اک کام کر دو
اک بے نام سی محبت میرے نام کر دو
میری ذات پہ فقط اتنا احسان کر دو
کسی صبح ملو اور شام کر دو

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

وجاہت کی عبدالمعید سے دوستی ہوجاتی ہے اور وہ ان سے اپنے مسائل بھی شیئر کرنے لگتا ہے۔ یہ بات احمر کو سمجھ نہیں آتی۔ اس کی نظر میں وجاہت کے دل میں سکینزہ کے لیے جو بھی ہے اس کا اظہار کردے یا پھر اپنا راستہ بدل لے۔ حکیم اللہ اور جمشید حسن کے گھر پہنچ جاتے ہیں اور اس سے باہر چلنے کی بات کرتے ہیں جس پر وہ انکاری ہوجاتا ہے اور شجیعہ کے ساتھ رہنے کی بات کرتا ہے۔ شجیعہ بھی ان کی اچانک آمد پر خوف زدہ ہوجاتی ہے اور چاہتی ہے کہ حسن ان کے ساتھ کہیں نہ جائے جبکہ وہ شدت سے بانو آپا کی بھی منتظر رہتی ہے۔ آغا حویلی میں سب پریشان تھے سوائے ایک ہاجرہ کے جس نے جمشید اور حکیم اللہ کا ہر طرح سے ساتھ دیا تھا تاکہ وہ حسن کو حویلی واپس لاسکیں۔ شمع اسے سمجھاتی ہے کہ وہ حسن کا خواب دیکھنا چھوڑ کر رضا کا ہاتھ تھام لے۔ سکینزہ کی زندگی میں تبدیلی رونما ہورہی ہوتی تھی اور وہ اب نہ صرف وجاہت سے بھی بات کرتی ہے بلکہ اس کی بہن ردا سے بھی بات چیت کرنے لگتی ہے یہ باتیں عبدالمعید پہ اچھا اثر ڈالتی ہیں۔ شفیق صاحب بھی وجاہت سے مل کر خوش ہوتے ہیں۔ خدیجہ بیگم نہیں چاہتی کہ جس طرح دل بہار بانو کی زندگی برباد ہوئی اسی طرح حسن کی زندگی بھی حکیم اللہ برباد کردے اس لیے وہ فکر مند ہوتی ہیں اور کلیم اللہ سے انگلینڈ جانے کی بات کرتی ہیں۔ یہ باتیں رضا کے ساتھ ہاجرہ بھی سن لیتی ہے۔ حکیم اللہ اور جمشید بلآخر حسن کو گھر سے باہر لے جانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ ان کے جانے کے بعد شجیعہ فکر مند ہوجاتی ہے۔ شفیق صاحب وجاہت اور سکینزہ کی بات کرتے ہوئے عبدالمعید کو چونکا دیتے ہیں۔ عبدالمعید نے ابھی تک اس نہج پر نہیں سوچا ہوتا۔ سکندر کافی عرصہ بعد مسز سکندر سے ملنے ان کے گھر آتے ہیں۔ وہ انہیں دیکھ کر غصہ کا اظہار کرتی ہیں، سکندر کا خیال تھا کہ وہ بدل گئی ہیں پر وہ اب بھی اپنی انا اور ضد میں ہی رہتی ہیں۔ سکندر مایوس ہوکر لوٹ جاتے ہیں۔ کافی دیر گزر جانے کے بعد جب حسن واپس نہیں آتا تو شجیعہ کی پریشانی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ بانو آپا بھی پریشان ہوتی ہیں، تب ہی دروازے پر کوئی آتا ہے اور شجیعہ کو لفافہ دے کر چلا جاتا ہے۔ بانو آپا شجیعہ کے ہاتھ سے لفافہ لے کر دیکھتی ہیں۔ جس میں حسن کی طرف سے طلاق نامہ ہوتا ہے۔

(اب آگے پڑھیے)

❀......❀......❀

اس کی آنکھ کھلی تو وہاں کا ماحول بدل چکا تھا' اب وہاں روشنی تھی' چہل پہل تھی' اسے لگا کہ وہ ہسپتال میں ہے' لیکن کیوں' اسے کیا ہوا ہے؟ اس نے اپنے ہاتھ پر کنولا لگا دیکھا۔ تو شدید اضطراب میں مبتلا ہوگیا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے؟ اٹھ بیٹھا تو ایک دم سر چکرانے لگا' دونوں ہاتھوں سے

ثناء نور

کبھی ہم بھیگتے ہیں چاہتوں کی تیز بارش میں
کبھی برسوں نہیں ملتے ہلکی سی رنجش میں
بہت سے زخم ہیں دل پر مگر ایک زخم ایسا ہے
جو جل اٹھتا ہے راتوں میں جو لَو دیتا ہے بارش میں

زارا اور عمر کے گھر میں خاموشی نہیں سناٹے کا راج تھا۔ ایسا سناٹا جو کسی طوفان کے آنے سے پہلے ہوتا ہے یا بعد میں۔ آج اس سکوت کو میری بیل کی ٹک ٹک توڑ رہی تھی یا اسی خاموشی کا حصہ بن رہی تھی کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ میں زارا اور عمر کے گھر میں کیا کررہے تھے۔ اس سوال کا جواب میرے پاس نہیں تھا۔ میں طوفان کو روکنے آئی تھی یا ایک اور طوفان لے کر آئی تھی۔ اس بات کا بھی مجھے پتا نہیں تھا لیکن ایک چیز میں حتمی طور پر کہہ سکتی تھی۔ مجھے زارا اور عمر کے گھر میں پھیلے اس سناٹے کو توڑنا تھا۔

زارا حیات خان اور عمر حیات خان کون تھے۔ میرے دوست تھے۔ میرے کزن تھے یا دو ایسے لوگ تھے جن کا رشتہ اللہ نے ان کی روحیں بناتے وقت بنادیا تھا اور وہ لوگ زمین پر آکر مل گئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ''ان دونوں کو بنایا گیا ہی گیا ایک دوسرے کے لیے'' پھر ایسے گھر میں تو خوشیوں کو چڑیوں کی طرح چہچہانا چاہیے۔ پھر ایسا کیا ہوا کہ رات کی تاریکی والا سناٹا اس گھر پر چھا گیا تھا۔ میرے پاس وقت کم تھا اور مقابلہ سخت۔ مجھے عمر کے پاس جانا تھا اور مجھے عمر کو مجبور کرنا تھا زارا کو ڈھونڈنے کے لیے۔ میرا نام زینب حیات خان ہے اور میں اپنے سب سے بہترین دوستوں کو ڈھونڈنے آئی ہوں۔

زارا تک پہنچنے کے لیے مجھے سب سے پہلے عمر کو کھوجنا تھا۔ عمر میرے سامنے موجود تھا لیکن زارا اور عمر کے گھر میں پھیلے سناٹے کو شاید اس کا وجود نے اپنے اندر جذب کرلیا تھا، عمر بدل گیا تھا۔ وہ ہنسنا اور بولنا بھول چکا تھا۔ وہ روبوٹ بن گیا تھا۔ زندگی کے معمولات کو بغیر کسی رغبت اور چاہت سے پورا کرنے والا۔ عمر سے میری ملاقات ناشتے کی میز پر ہوئی۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو میں لاؤنج کی بڑی سی کھڑکی کے پاس اوندھی پڑی ''دی الکیمسٹ'' اور ایک بڑے سے خالی چائے کے بلیک مگ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ دونوں چیزیں زارا کی تھیں۔ وہ کتاب اسے میں نے دی تھی اور مگ عمر نے دیا تھا۔ اس گھر کی ہر چیز میں زارا نظر آتی تھی۔ چاہے وہ لان میں لگے مختلف اقسام کے پودے ہوں یا لاؤنج میں لگی ہماری مختلف تصاویر یا اس کے ہاتھوں سے بنی ہوئی پینٹنگز جو بڑی شان سے ڈرائنگ روم میں دیواروں پر سجی تھیں۔ سب میں زارا تھی اور اب زارا کہاں تھی۔ یہ مجھے عمر سے پوچھنا تھا۔

''کیا دیکھ رہی ہو زینب؟'' عمر کی آواز پیچھے سے آئی۔ وہ بھی اسی کونے کو دیکھ رہا تھا یا وہاں زارا کو دیکھ رہا تھا۔

''کچھ خاص نہیں بس تمہارے اور زارا کے گھر کو دیکھ رہی تھی۔'' یہ کہہ کر میں نے اس کے چہرے پر نظر ڈالی، مگر

ریحانہ آفتاب

جس کو معلوم نہیں منزل مقصود اپنی
کتنا بے کار ہے اس شخص کا چلتے رہنا
ہم نئے خواب بنیں گے نئے منظر لے کر
نئے سورج سے کہو روز نکلتے رہنا

''شہزادی شکر ہے بھئی تم آ گئیں..... اماں نے تو صفائی کروا کروا کے ہماری مت ہی ماردی تھی۔'' دروازہ کھولنے پہ شہزادی کی شکل نظر آئی تو شفا نے بے ساختہ خوشی کا اظہار کیا۔ شہزادی ہولے سے مسکرادی۔

''ہاں بھئی کہاں رہیں دو دن؟'' صائمہ نے ہنڈیا میں چمچ چلاتے ہوئے پوچھا۔

''باجی' چھوٹے بیٹے کی طبیعت خراب تھی۔ اس کی طبیعت ٹھیک ہوئی تو مجھے بخار ہوگیا۔ اب بھی ایک سو دو بخار ہے لیکن ہمت کر کے چلی آئی کہ پہلے ہی دو دن کی چھٹی ہوگئی ہے۔'' مسئلہ بتا کر وہ ذمہ داری بھی دکھا گئی تو صائمہ تھوڑی ٹھنڈی ہوئیں۔ ویسے بھی وہ نرم مزاج کی خداترس خاتون تھیں۔ شہزادی کے نقاہت زدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے انہوں نے مگ میں دودھ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

''پہلے دودھ پی لو پھر کام شروع کرنا۔ طبیعت ٹھیک نہیں تو زیادہ کچھ نا کرو بس جھاڑو پونچھا کرلو۔ ڈسٹنگ میں شفا تمہارا ساتھ دے گی۔ برتن میں دھولوں گی۔ باقی کام کی فکر مت کرو' ہوتے رہیں گے۔'' صائمہ اس کا خیال کر کے کاموں کی تفصیل گوش گزار کر گئیں تو ان کے خیال کرنے پہ شہزادی کے چہرے پہ آنکھوں سے گرم پانی بہنے لگا' جسے اس نے دوپٹے میں جذب کرلیا۔

''شفا تم کون سا سوٹ پہن رہی ہو؟'' شفا سے بڑی ارفع تھوڑی دیر قبل ہی میکے آئی تھی۔ وہ شادی شدہ اور دو بچوں کی ماں تھی۔

''کچھ بھی نکال دو آپی۔'' ڈسٹنگ کرتی شفا نے بے زاری سے کہا۔

''منہ تو ٹھیک رکھو۔ وہ بلیک والا سوٹ نکال کر ہی استری کر رہی ہوں..... فری ہو کر آؤ میرے پاس' مساج کردوں گی۔ پھر شاور لے لینا۔'' ارفع نے سرزنش کرنے کے ساتھ ہدایت دی تو شفا سر ہلانے لگی۔

''تم کیسی ہو شہزادی؟'' شفا سے فارغ ہونے کے بعد ارفع کی نظر اس پر گئی۔

''اچھی ہوں باجی۔'' اس کے لیے یہی بہت تھا کہ کوئی اس کا حال پوچھ لیتا تھا۔ ورنہ وہ تو بس نام کی شہزادی تھی۔

''مما بتا رہی تھیں بخار ہے تمہیں۔ اگر کام کی ہمت نہیں ہے تو رہنے دو۔ میں اور شفا کرلیں گے۔'' صائمہ کی طرح ان کی بیٹیوں میں بھی انسانیت تھی۔

''باجی نے گرم دودھ دیا تھا' طبیعت بہتر محسوس ہورہی ہے' میں کرلوں گی' پھر شفا باجی بھی تو ساتھ کام کروا رہی ہیں۔'' شہزادی نے تردد دور کیا تو ارفع سر ہلا کے رہ گئی۔

ڈش مقابلہ

طلعت آغاز

ٹنڈہ سوپ

اجزاء:-

ہرے ٹنڈے	آدھا کلو
مرچ سیاہ	آدھائی اسپون
ہڈی والا گوشت	ایک کلو
پیاز	دو عدد
نمک	حسب ذائقہ
گھی	پچاس گرام
پانی	دو کلو
ٹماٹر	دو عدد

ترکیب:-

ٹنڈے چھیل کر اور کاٹ کر گلا لیں، ہڈی والا گوشت، نمک، مرچ، ادرک اور ٹماٹر ڈال کر پکا لیں، بعد میں چھان لیں۔ اب گھی کو کسی برتن میں گرم کریں۔ پیاز گھی میں ڈال کر سرخ کریں سبزی کا آمیزہ اس میں ملا دیں مزید بیس منٹ ابالیں ٹنڈے سوپ تیار ہے پھر پیش کریں۔

نجمہ نذیر.....ڈیرہ غازی خان

زعفرانی بھنڈی پلاؤ

اجزاء:-

بھنڈی	آدھا کلو
چاول	ایک کلو
گرم مصالحہ ثابت	دو دو دانے
زعفران	چوتھائی چائے کا چمچ
دودھ	تین چائے کے چمچ
تیل	فرائی کرنے کیلئے
اچار مصالحہ	دو چمچ
لیموں کا رس	دو چمچ
نمک	حسب ذائقہ

ترکیب:-

بھنڈی دھو کر اوپر نیچے سے کاٹ کر چاک کر لیں۔ ایک پیالے میں کھٹائی پاؤڈر، چاٹ مصالحہ، اچار مصالحہ، نمک اور لیموں کا رس شامل کریں گاڑھا پیسٹ بنا کر بھنڈیوں میں بھریں اور تل لیں چاول دھو کر بھگو دیں اور دار چینی اور لونگیں ڈال کر ابال لیں۔

ایک کنی چاول ابال کر کھلے منہ کے دیگچے میں چاول کی تہہ لگائیں اور درمیان میں احتیاط سے بھنڈیاں رکھ دیں۔

ڈھکن رکھ کر چاولوں کو پوری طرح گلنے تک دم لگا دیں، زعفران ملے دودھ کو بھی پلاؤ میں شامل کر دیں، گرما گرم لذیذ زعفرانی بھنڈی پلاؤ تناول فرمائیں۔

پاریہ عبدالرؤف.....سیالکوٹ

پسندے قورمہ

اجزاء:-

انڈر کٹ	آدھا کلو
پسا ہوا کچا پپیتا	آدھا کھانے کا چمچ
دہی (پھینٹی ہوئی)	ایک پیالی
پسا ہوا لہسن ادرک	ایک کھانے کا چمچ
پیاز (باریک کٹی ہوئی)	تین عدد
دیگی لال مرچیں	چار عدد
پسا ہوا گرم مصالحہ	ایک چائے کا چمچ
نمک	حسب ذائقہ
تیل	ایک پیالی

دم کے اجزاء:-

چھوٹی الائچی	چار عدد
بادام	چھ عدد
خشخاش	ایک کھانے کا چمچ
کالا زیرہ	ایک چائے کا چمچ

ترکیب:-

دم کے اجزاء کو ایک ساتھ پیس لیں۔ انڈر کٹ کسی بھاری چیز سے کچل لیں۔ اس پر پپیتا لگا کر آدھا گھنٹے کے لئے رکھ دیں۔ لال مرچوں کو ایک کھانے کا چمچ پانی اور سرکہ ڈال کر ابال لیں، پھر دھنیے کے ہمراہ پیس لیں۔ دیگچی میں تیل گرم کر کے دہی، لہسن ادرک، پسی ہوئی لال مرچیں، پیاز اور نمک ڈال کر پکائیں۔ پانی خشک ہو جائے تو اسے بھونیں، پھر گرم مصالحہ اور پانی شامل کر کے ہلکی آنچ پر تیل اوپر آنے تک پکائیں۔ اس میں دم کے اجزاء ڈال کر دم پر رکھ دیں۔

ایمان وقار

کربلا اور عشق

عشق عبادت، عشق عنایت
عشق سجدہ، عشق شہادت
عشق یہ برملا ہے
عشق ہی تو کربلا ہے
عشق کے ہاتھوں چڑھا تھا
منصور بھی سولی پر
عشق کے ہاتھوں ہی
آدم کی تخلیق ہوئی
جو نہ سجدے سے اٹھایا
سر مرے محبوب ﷺ نے
اک امت کے واسطے
اک حسین کے لیے
چومتے رہتے تھے جو گلے کو بار بار
تم کہو جو بھی کہو یہ عشق تھا حسین سے
حامی تھے دین کے لیکن بے یار و مددگار
تین دن سے پیاسے تھے جنت کے سردار
صبر و رضا کے پیکر تھے جنت کے سردار
ورنہ تو طیش میں بل کھاتا تھا فرات
راضی برضا تھے بھی بوڑھے اور جوان
عباسؑ علمدار سا اب صف شکن کہاں
دولہا بنا وہ اکبر گلبدن کہاں
مسلم نے جو کٹائے تھے اپنے دو فرزند
شبیر تو لایا تھا شش ماہ کو بھی مقتل
بہتر تھے جو کربل میں وہ سب ہیرے لٹا کر
بوقت عصر تنہا تھا فاطمہ کا لال
ظلم و ستم حسین پر کیا کیا نہ ڈھائے گئے
تیر مینہ کی مانند ان پر برسائے گئے
سی پارہ دیکھ کر ہر عضو تن حسینؓ
زہرا و علی بھی اشک بہائے گئے
کٹوا کر سجدے میں سر
نیزے پر پڑھنا قرآن
تن بے سر سے آئی صدا
اب بخشیں امت کا ہوا کام انجام
یوں انتہا تک عشق پہنچایا حسین نے
سر کٹا کر دین حق بچایا حسین نے

عنبر فاطمہ..... کراچی

غزل

ہمارے دل کا ہر رستہ کھلا ہے
چلے آؤ یہ کیسا فاصلہ ہے
کئی بے نام سے لوگوں کی چاہت
مرا دل حد سے آگے بڑھ گیا ہے
تمہیں سوچیں نہ کیوں تم کو پکاریں
تمہارا نام تو دل میں بسا ہے
اگر دل میں کوئی بھی غم نہیں ہے
یہ پانی آنکھ سے پھر کیوں بہا ہے
یہ شہر آرزو کی سمت چلنا
ہمیں ظالم بہت مہنگا پڑا ہے
کسی کی سمت جو مائل نہیں تھا
تمہارے سامنے وہ دل جھکا ہے
بہاریں بھی پلٹ آتی ہیں آخر
تم آؤ گے ہمیں اتنا پتا ہے
منازل اور بھی ہوتی ہیں مانا
تمہیں منزل بنایا کیا برا ہے
دل و جاں کردیے تم پر نچھاور
ہمارے پاس کیا باقی بچا ہے
کوئی تلخی ہمیں بھی یاد آئی
کہ پلکوں سے جو آنسو گر پڑا ہے
تمہی مجبور تھے یا ہم گریزاں
وفا کے سلسلے کو کیا ہوا ہے
یہی اعزاز ہے اپنا کنول اب
کہ تم نے ہم کو اچھا کہہ دیا ہے

یاسمین کنول..... پسرور

غزل

dkp@naeyufaq.com

ہما احمد

آنچل فرینڈز کے نام

السلام علیکم! آنچل فرینڈز سلامت رہو۔ اپنی پڑھائی کی وجہ سے بالکل ٹائم نہیں ملتا، مگر آپ لوگوں کے جو میسج آتے ہیں وہ مما ضرور پڑھ کر سناتی ہیں۔ آپ لوگوں نے ہر پیغام میں مجھ نا چیز کو یاد رکھا میں آپ سب کی شکر گزار ہوں۔ ہر ماہ آنچل میں شامل ہونا میرے لیے ممکن نہیں، مگر جب بھی ٹائم ملا تو ضرور آتی رہوں گی مگر بھولنے والی نہیں ہوں میں، این چودھری مجھے اسٹڈی کی وجہ سے بالکل ٹائم نہیں ملتا۔ میں کچھ بننا چاہتی ہوں میرے لیے دعا کرو۔ شانزہ پرویز شانو، ماہ رخ سیال، حرا گل، جاذبہ عباسی، ارم اور گل مینا میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں، عطیہ ندیم خان، لابی، احمد اینڈ حبیبہ تحریم بھئی سلامت رہیں پیاری بہن رقیہ ناز آپ نے ہر مرتبہ اپنے ہر پیغام میں مجھے یاد کیا ہے آپ کی دعاؤں کی میں مقروض ہوگئی ہوں سدا سلامت رہیں آپ ماریہ سرگودھا، سحرش، میانوالی، ایمن غفور چوہان، فائزہ شاہ، بہت ساری دعائیں صائمہ مشتاق میں آپ کو بہت یاد کرتی ہوں، آنٹیز، سسٹرز، فرینڈز آپ سب خوش رہیں میری کامیابی کے لیے دعا ضرور کردیجیے گا جن بہنوں نے یاد کیا شکریہ، جنھوں نے نہیں یاد کیا ان کا بھی شکریہ۔ آخر میں اپنے بھائی ذیشان انجم کو سالگرہ کی بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ پاک میرے چھوٹے اور پیارے بھائی کو سلامت رکھے کبھی کوئی غم زندگی میں آنے نہ پائے گلشن چودھری کو بہت سارا پیار۔

زندگی بھر نہ پڑے غم کا بھی سایہ تم پر
میرے ہونٹوں پہ دعاؤں کے سوا کچھ بھی نہیں

نورین انجم اعوان...... کراچی

نٹ کھٹ چڑیلوں کے نام

پھولوں سا مہکتا اور چاند سا چمکتا سلام عرض۔ کیسے ہو دوستوں، آج میں سحر سحری کے لیے لکھ رہی ہوں۔ سحر سحری کیسی ہو یار؟ کوئی اتا پتا ہی نہیں آپ کا؟ مہر نزاکت مہری آپ ہی بتا دیا کرو سحری کا؟ آپ تو خود بھی غائب ہو۔ انس ناٹ فیئر یار کم بیک بوتھ آف یو، عائشہ شکیل دوستوں میں تھینکس نہیں ہوتا۔ ہم لوگ بھی آرائیں ہیں، آپ کی اور میری کاسٹ سیم ہے۔ ڈیئر تبسم بشیر آپ کیسی ہو اور ماہا کدھر غائب ہے؟ پیاری تبسم بائی دا وے آپ کرتی کیا۔ ہیں آئی مین اسٹڈی جاب وغیرہ۔ رابعہ احمد بھئی آپ کو نمبر تو مل جائے گا لیکن ڈیئر ہوسکتا ہے جب تک نمبر ملے میں ہاسٹل میں شفٹ ہوچکی ہوں خیر اگر قسمت میں ہوا تو بات ضرور ہوگی ہماری۔ افشاں، سراج، ماریہ نذیر، اقرا جٹ، اقرا امتیاز، صائمہ مشتاق، شانزہ شانو کیسی ہیں آپ لوگ؟ شانزہ شانو یار ایک بات تو بتاؤ، اتنا غور اتنا یاد تو میں نے بھی خود نہیں کیا اپنے آپ کو، جتنا آپ میری باتوں کو یاد رکھتی ہیں خیر تو ہے نا؟ خوش رہو، ڈیئر سس اقرا جٹ آپ کی برتھ ڈے کب ہوتی ہے۔ ڈیئر بتانا ضرور آخر میں آپ سب سے ریکوئسٹ ہے کہ پلیز دعا کریں کہ میرا میڈیکل میں ایڈمیشن ہوجائے آمین۔ ثناء فرحان اور ماہ رخ سیال آپ دونوں بھی آنچل میں انٹری دو نا پلیز۔ پلیز آپ لوگ دعا کیجیے گا کہ میں اپنا ایم اچیو کرلوں آمین۔ قیصر آنی کے لیے ڈھیر ساری دعائیں اور پیار، شمائلہ جانو کے لیے ڈھیر ساری گھوریا (ہاہاہاہا) اور دعائیں۔ آخر میں ایک بات اپنے اخلاق کو بہتر بنائیں، دوسروں کی باتوں اور رویوں سے جو تکلیف آپ کو پہنچتی ہے کوشش کریں وہ تکلیف آپ کے رویے اور بات سے دوسروں کو نہ پہنچے، خوش رہیں، اور مسکراہٹیں بکھیریں کیونکہ بانٹنے سے اضافہ ہی ہوگا دعاؤں میں مجھ ناچیز کو بھی یاد رکھیے گا کوئی بات بری لگی تو سوری فی امان اللہ۔

نور چودھری...... کمالیہ

اپنے پیارے آنچل ریڈرز، رائٹرز اور چھوٹی موٹی بغیر پروں کی آنچل کی تتلیوں کے نام

ویسے نام کافی لمبا ہوگیا۔ خیر کوئی گل نہیں آنچل کا یہ سلسلہ بہت اچھا ہے۔ بہت سے اچھے اور پیارے لوگوں سے ملاقات ہوجاتی ہے ان سب اچھے اور پیارے لوگوں میں ایک ہستی ہمیں بھی بہت پیاری ہے۔ شانزے پرویز شانو جی آپ کا تعارف پڑھ کر ایسا لگا جیسے اپنا تعارف پڑھ رہی ہوں، بہت مشابہت ہے خیر سے، ہم دونوں کی عادات میں کبھی میرا تعارف تو دیکھیے گا اس لیے آپ سے بیسٹ فرینڈ شپ کی اپیل ہے۔ آپ بہت اچھی ہیں۔ نٹ کھٹ، جولی اور باتونی سی خیر

جویریہ سالک

آگاہی

ترجمہ:۔ اور اگر ان ظالموں کے پاس وہ سب کچھ ہوتا جو بھی زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہوتا تو وہ قیامت کے دن برے عذاب سے بچنے کے لیے وہ سب فدیہ میں دے دیتے۔

روز محشر اگر ان کے پاس تمام روئے زمین کی دولت ہو بلکہ اتنی اور بھی ہو تو وہ چاہیں گے کہ وہ سب کچھ دے دیں اور انہیں کسی طرح جہنم کے عذاب سے بچالیا جائے۔ انسان کی اس کیفیت کا مشاہدہ تو یہاں دنیا میں بھی کیا جاسکتا ہے۔ جب بھی انسان کی جان پر بن جاتی ہے تو وہ ایک گھونٹ پانی کے لیے اپنا سب کچھ دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔ بہرحال یہاں یہ اسلوب صرف انسانوں کے سمجھانے کے لیے آیا ہے ورنہ اس دن نہ تو کسی کے پاس کچھ دینے کو ہوگا اور نہ ہی کوئی کسی کو کچھ دے سکے گا۔

ترجمہ:۔ اور (اس روز) ان کے سامنے اللہ کی طرف سے وہ کچھ آجائے گا جس کا انہیں گمان بھی نہیں تھا۔

آج وہ سمجھتے ہیں کہ جہنم اور اس کے عذابوں کی حقیقت کچھ بھی نہیں، بلکہ ان کا خیال ہے کہ جس طرح بچوں کو کوئی بات منوانے کے لیے فرضی چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے اسی طرح ہمیں بھی خالی ڈراوے دیے جارہے ہیں اور جہنم کا ہُوا، دکھایا جارہا ہے لیکن اس دن جہنم کو اس کے تمام تر عذابوں اور سختیوں کے ساتھ ان کے سامنے لایا جائے گا اور پھر ان سے پوچھا جائے گا۔ (الانعام:۳۰) کہ جو کچھ اب تم اپنے سامنے دیکھ رہے ہو کیا یہ حقیقت نہیں، تو اس وقت وہ تسلیم کریں گے کہ ہاں کیوں نہیں، ہمارے پروردگار کی قسم واقعی یہ تو ایک حقیقت ہے۔ (سورۃ الزمر آیت نمبر

......☆☆......

حسن سلوک

ایک آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا "تیری ماں" اس نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا "تیری ماں" اس نے کہا پھر کون آپ ﷺ نے فرمایا "تیری ماں" اس نے کہا پھر کون آپ ﷺ نے فرمایا "تیرا باپ" (بخاری و مسلم) ماں کا تین بار ذکر کرنے کے بعد باپ کا ذکر کیا گیا ظاہر ہے اولاد کی پرورش میں ماں کا بہت بڑا کردار ہے۔ باپ گھر سے باہر کے کاموں میں مصروف رہتا ہے ماں گھر پر بچوں کا دھیان رکھتی ہے۔ پھر اولاد کا جننا اور انہیں دودھ پلانا تو یکسر ماں ہی کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس لیے ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ بتایا گیا ہے۔

لیہا رضوان...... کراچی

سنہری بات

"تم کسی کا کچھ مت بگاڑو اللہ تمہارا کچھ بگڑنے نہیں دے گا۔

بے حسی کہہ لو یا ناقدری مگر انسان اپنے خیر خواہ کو اس کے جانے کے بعد ہی پہچانتا ہے۔

مدیحہ نورین مہک...... گجرات

زہر

مولانا رومی سے کسی نے پوچھا "زہر کیا ہے؟"

مولانا نے فرمایا: "ہر وہ چیز زہر ہے جو ہماری ضرورت سے زیادہ ہو، جیسے طاقت، دولت، لالچ، نفرت اور محبت۔"

ماریہ نذیر...... بھاگٹانوالہ

وفا

وفا وہ منزل ہے جس کا پتا محبت آج بھی ڈھونڈ رہی ہے۔

وفا وہ دامن ہے جو ہمیشہ محبت کے آگے پھیلایا جاتا ہے۔

dish@aanchal.com.pk

شہلا عامر

السلام علیکم ورحمتہ اللہ علیہ وبرکاتہ۔ غالباً قارئین کو میری باتیں بری لگی جس کے باعث اس بار آئینہ میں بہت کم خطوط موصول ہوئے۔ اب کیا کریں آپ کا پرچا ہے کوشش ہوتی ہے کہ بہتر سے بہتر بنائیں اور یہ اسی صورت ممکن ہے کہ آپ کی شرکت بھرپور ہو اور اپنے خیالات سے ہمیں آگاہ کریں۔ بڑھتے ہیں آپ کی محفل کی جانب۔

نور چودھری..... کمالیہ۔ سوچا تھا اس دفعہ آنچل 20 کو مل جائے گا لیکن چکر لگا لگا کر میری تو مت ماری گئی۔ آنچل صاحبہ 25 کو منظر عام پر آئیں۔ اُففف دیکھ لیں کتنا گیپ ہے 20 اور 25 کے درمیان۔ 25 کی شام کو شاپنگ کرنے گئے اور واپسی پر آنچل کو اِدھر اُدھر گھماتے واپس لائے اور پوری رات لگا کر 26 کو ختم کیا کیونکہ تبصرہ بھی تو کرنا تھا یار اب شہلا جی یاد کریں اور ہم نہ آئیں ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔ خیر اب آتے ہیں تبصرے کی جانب اس دفعہ آنچل کب ملا یہ تو بتا دیا ٹائٹل گرلز کو دیکھ کر کتنی دیر منہ ہی بند نہ ہوا۔ پھر سوچا کہ کہیں مکھی منہ میں نہ چلی جائے فوراً سے بیشتر منہ بند..... صائمہ انصاری تو ایسے مسکرا رہی تھی جیسے پیاری شہلا کو اس کے سامنے بیٹھا دیا گیا ہو (ہاہاہاہا) اور عروج علی کے سامنے شانزہ شانو کو (ہاہاہاہا) اب اتنی پیاری ہستیاں سامنے بیٹھی ہوں تو ان بے چاروں کی اسمائل ایسی ہی ہونی تھی (ہاہاہاہی ہی ہی) سرگوشیاں کراچی کے حالات اور اموات کا سن کر افسوس ہوا۔ واقعی یہ حادثات تو محض بہانے ہیں موت نے تو وقت پر ہی آنا ہے بھارت نے جو کرنا ہے کرلے لیکن ان شاء اللہ کشمیر آزاد ہو کر ہی رہے گا کیونکہ مسلمان موت سے نہیں ڈرتا کیونکہ یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔ اللہ پاک ہماری قیصر آنی کو صحت وتندرستی عطا کرے آمین۔ حمد ونعت حمد میری فیورٹ تھی نعت بھی ماشاء اللہ زبردست تھی۔ درجواب آں "آں ہاں" واقعی ہماری آنی کی ہمت کو داد دینا پڑے گی۔ سعیدہ آنی آپ نے نورین انجم کو سہاگن لکھ دیا ہے (ہاہاہاہا) وہ تو ابھی گڑیا ہے پیاری سعیدہ آنی اس دفعہ کافی آپیوں کے دل ٹوٹے ہیں (اوہ سو سیڈ) محنت جاری رکھیں پیاری بچیوں، ربنا آتنا ماشاء اللہ معلوماتی سلسلہ ہے۔ "ہمارا آنچل" ام ہانی اور ثمرہ گلزار کا انٹرویو پڑھ کر مزہ نہیں آیا۔ "تیری زلف کے سر ہونے تک" عمرانہ جوسی اَچی کچھ عقل سے کام لو چڑیل۔ کچھ تو خدا کا خوف کرو مائدہ بہت پیاری لگنے لگی ہے۔ زید تم شوہر ہو اس سے بہتر تھا۔ کنوارے ہی رہ جاتے یو اسٹوپڈ۔ انشراح پتر جی ٹینشن ناٹ ہمارا ہیرو نوفل آ رہا ہے "بہار سنگ سنگ" ناول بہت بورنگ تھا ذرا پسند نہیں آیا معذرت "میں بے چاری" (ہاہاہا) شبینہ آپی آپ کے ساتھ دلی ہمدردی محسوس ہو رہی ہے۔ ننھی سارہ لبوں پہ مسکراہٹ لے آتی ہے سو سوئٹ اینڈ کیوٹ ننھی سارہ یہ گانا مجھے بھی بہت پسند ہے۔ میرے بچپن کے دن کتنے اچھے تھے کاش میں بڑی ہوتی ہی نا "اکائی" واہ واہ وقار الحق رہ گئے نا تم چوہے کی نسل کے، در فٹے منہ۔ تیری مردانگی پر ایسا شوہر اللہ کسی کو نہ دے آمین۔ ویسے مجھے تم پہ بڑی تپ چڑھی ہوئی ہے اور فاطمہ کے لیے تو رجت سنگھ ہی بہتر رہے گا۔ ریحان میاں تم سدھر گئے واللہ۔ (سچ میں؟) "قربانی ایک احساس" ندا آپی نے قربانی کی تشریح کو بہت خوب صورتی سے بیان کیا ہے۔ ندا آپی الفاظ نہیں مل رہے آپ کی تعریف کے لیے پھر بھی اسٹوری کے لیے ایک لفظ ونڈرفل آپی جی۔ عید، محبت اور تم از سمیرا الیاز۔ زینب اور اویس نے مسکرانے پر مجبور کردیا۔ ہم لوگ بھی ایسے ہی چونچیں لڑاتے رہتے تھے سو بیوٹی فل ناول سمیرا جی، اور بعض دفعہ آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا سچ نہیں ہوتا، فیضان اور ریحان کی پلاننگ کامیاب رہی امیزنگ یار۔ "عشقے دی ماری میں جھلی" بجیعہ کو طلاق ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ وہ پریگنٹ ہوگی۔ مسز سکندر اور سکندر، رضا اور ہاجرہ ہیں اور سکیزہ بجیعہ کی بیٹی ہوگی۔ رضا بانو کا بیٹا ہے وجاہت اللہ کرے سکیزہ تمہیں مل جائے آمین۔ ہاجرہ جو احسن کی محبت کا دم بھرتی ہے۔ درحقیقت وہ رضا کو بھی چاہتی ہے۔ حکیم اللہ اور جمشید کا انجام بہت برا ہونے والا ہے۔ احسن بے چارے کو اغوا کر کے لے آئے ہیں۔ دونوں ہی الو ہیں جو کبھی سیدھی نہیں ہو سکتے۔ جمشید اور حکیم اللہ زہر سے بھی بدتر لگتے ہیں مجھے۔ یہ تھے میرے خیالات باقی حقیقت صائمہ جی خود ہی بتائیں گی۔ "آس کا پنچھی" اللہ اللہ کاش سب ہی شگفتہ اور ان کے شوہر جیسے لوگ ہوں۔ ویسے ایک بات بتاؤں مجھے یتیم اور وہ جو ناجائز اس دنیا میں بچے آتے ہیں ان سے بہت زیادہ پیار اور ہمدردی ہوتی ہے۔ اس دنیا میں ایسا کوئی شخص نہیں جو میری فیلنگز کو سمجھ سکے جوان بچوں کے لیے ہیں۔ اس پورے شمارے میں آس کا پنچھی اور ستاروں کو چمکنے دو۔ یہ دونوں ناولٹ اور ناول ٹاپ آف دا لسٹ رہے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا ان دونوں میں سے پہلا نمبر کسے دوں۔ حنا شاہ کو پہلی دفعہ پڑھا ہے، حنا شاہ آپ نے بھی

ہم سے پوچھئے

شمائلہ کاشف

پروین افضل شاہین......بہاولنگر

س:۔ میرے میاں جانی پرنس افضل شاہین نے میرے سامنے ہی مجھے کہہ دیا کہ شادی کے بعد بیوی اچھی کیوں نہیں لگتی؟

ج:۔ کیونکہ وہ بیوی جو بن جاتی ہے اور بیوی تو ہمیشہ دوسروں کی اچھی لگتی ہے۔

س:۔ میرے میاں جانی میرے خواب میں کیوں نہیں آتے؟

ج:۔ وہ کسی اور کے خواب میں جاتے ہوں گے۔اب کس کے؟ پوچھ کر ہمیں بھی بتانا۔

س:۔ اس بار میرے میاں جانی مجھے صاف صاف کہہ گئے ہیں کہ؟

ج:۔ کھانا پکانا سیکھ لو ورنہ دوسری لے آؤں گا۔

نورین انجم......کراچی

س:۔ سوئٹ آنٹی کافی عرصے کے بعد آپ کی محفل میں آئی ہوں جلدی سے آئس کریم تو منگوادو؟

ج:۔ آپ کی مما کو بھیجا ہے ابھی لاتی ہوں گی۔

س:۔ میری مما ہر وقت مجھے نکمی کیوں کہتی ہیں؟

ج:۔ کیونکہ ان کو یہ لفظ پاپا نے سکھایا ہوگا۔

س:۔ جارہی ہوں مگر واپس ضرور آؤں گی؟

ج:۔ ضرور آنا، میں بھی ڈرنے والی نہیں ہوں ہاں۔

سمیہ کنول......بھیر کنڈ، مانسہرہ

س:۔ وہ ہم سے دوستی نہیں کرنا چاہتی بھلا کیوں؟

ج:۔ تم ہاتھ سے ناک صاف کرتی ہو گندی۔

س:۔ اسے کہنا کہ مجھے اسے کہنا ہے، بہت پیاری ہو تم بھلا کیسے؟

ج:۔ اپنی نند کو اور کیسے۔

س:۔ ایسا مجھے آپ سے محبت نہیں، عقیدت ہے اور آپ کو مجھ سے؟

ج:۔ سب کے سامنے بتاؤں پگلی۔

س:۔ اگر آپ نے میرے سوالوں کے جواب نہ دیے تو میں......؟

ج:۔ اب جو کرنا ہے جواب دیکھ کر کرنا۔

یاسمین کنول......پسرور

س:۔ دل گیر اور بغل گیر میں کیا فرق ہے؟

ج:۔ اصل میں جو لوگ دل گیر ہوتے ہیں وہ اپنے کسی دوست سے بغل گیر ہوجاتے ہیں بھی بغلول۔

س:۔ مائیں اتنی بھولی کیوں ہوتی ہیں؟

ج:۔ کس کی مائیں اپنی یا......؟

س:۔ آج کل کے بچے اتنے چالاک کیوں ہیں؟

ج:۔ دوسروں کے بچوں پر نظر رکھنے کے بجائے گھر کے بچوں پر نظر رکھو۔

س:۔ خط اور ایس ایم ایس میں کون پہلے پڑھا جاتا ہے؟

ج:۔ میں تو اب بھی خط پڑھتی ہوں۔

ارم کمال......فیصل آباد

س:۔ دل کے دریا میں ارمانوں کی کشتی الٹ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

ج:۔ تمام مسافروں کو احتیاط سے باہر نکال لینا چاہیے۔

س:۔ شعر کا جواب شعر میں دیں "دو ہی لمحے مجھ پر گزرتے ہیں کٹھن" اک تیرے آنے سے پہلے اک تیرے جانے کے بعد۔

ج:۔ بھول جانے کا تجھے کیسے تصور کروں
میری ہر سانس سے وابستہ ہیں یادیں تیری

س:۔ ناخوشگوار یادوں کو زندگی سے ڈیلیٹ کیسے کیا جائے؟

ج:۔ مریض عشق کا علاج کس اسپتال میں کیا جاتا ہے۔

اقرا جٹ......چمن آباد

س:۔ محبت کو تولنے کا کوئی ترازو کیوں نہیں ہوتا؟

ج:۔ ہوتا ہے نا تحائف سے، پر تمہیں کسی نے دیے نہیں ہوں گے ناں۔

س:۔ جن سے محبت کی جاتی ہے؟

ج:۔ ان سے پیسے ادھار نہیں مانگے جاتے۔

س:۔ اگر میں ایک دن کے لیے پی ایم اقرا جٹ بن جاؤں تو......؟

ج:۔ کہاں کی......یہ بھی تو بتاؤ۔

س:۔ دنیا کا سب سے خوب صورت رشتہ آپ کی نظر میں؟

ج:۔ ہائے اللہ مجھ شرم آرہی ہے۔

ڈاکٹر شائستہ سرفراز

صبا عمر حیدر آباد سے لکھتی ہیں کہ میری بیٹی کی عمر 15 سال ہے لیکن اس کا قد چھوٹا ہے جس کی وجہ سے وہ احساس کمتری کا شکار ہوگئی ہے۔ لوگوں سے ملنے اور محفلوں میں جانے سے کترانے لگی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے بال بھی بہت اتر رہے ہیں اور ہلکے ہوگئے ہیں آپ کوئی ایسی دوا تجویز کردیں کہ میری بچی کے مسائل حل ہوجائیں تاکہ اس کی خود اعتمادی بحال ہوسکے۔

محترمہ آپ اپنی بیٹی کو CALCIUM PHOS 6X کی 2 گولی دن میں تین بار کھلائیں اور BARIUM CARB 200 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں ہفتے میں ایک بار دیں۔ بالوں کے لیے کلینک سے ایزی پیسہ کے ذریعے APHRODITE HAIR GROWER منگوالیں۔ انشاء اللہ دونوں مسائل حل ہوجائیں گے۔

مسز عائشہ اصغر چھینہ سے لکھتی ہیں کہ ان کی شادی کو آٹھ سال ہوگئے ہیں لیکن اولاد نہیں ہے۔ تمام ٹیسٹ کرائے ہیں سب نارمل ہیں بہت امید سے آپ کو خط لکھ رہی ہوں میرا مسئلہ حل کردیں۔

محترمہ آپ NUXOMICA 200 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں ایک دفعہ پئیں اور اس کے ہفتے بعد MARCHURAS-SAL 6X کی پانچ گولیاں دن میں تین مرتبہ لیں علاج کم از کم چھ مہینے جاری رکھیں ان شاءاللہ آپ کا مسئلہ حل ہوجائے گا۔

مسز ساجدہ جہلم سے لکھتی ہیں کہ میری عمر 42 سال ہے کمر کے نچلے حصے میں درد رہنے لگا ہے نیچے نہیں بیٹھ سکتی تھوڑا چلنے پر ٹانگوں میں بھی درد ہونے لگتا ہے بہت پریشانی ہوگئی ہے۔

محترمہ آپ تین دوائیں LEDUM PALUSTRE 200, RHUSTOX-200, SYMPHYTUM-200 کے پانچ پانچ قطرے آدھا کپ نیم گرم پانی میں دن میں تین بار پئیں۔ ایک ہفتے بعد دن میں دو بار یعنی صبح اور شام پئیں۔

رباب فاطمہ فتح جھنگ سے لکھتی ہیں کہ میری عمر 17 سال ہے چہرے اور جسم پر غیر ضروری بال بہت زیادہ ہیں جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ کسی طرح یہ بال ختم ہوجائیں اس کے علاوہ میرے سر میں بھی درد رہنے لگا ہے پین کلر لینے سے وقتی آرام آتا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد پھر شروع ہوجاتا ہے۔ پلیز میرے دونوں مسائل کا حل بتادیں، بہت مہربانی ہوگی۔

محترمہ آپ غیر ضروری بالوں کے لیے کلینک سے بذریعہ ایزی پیسہ APHRODITE HAIR INHIBITOR منگوالیں اس کے استعمال سے انشاء اللہ آپ کا مسئلہ حل ہوجائے گا سر درد کے لیے آپ USHCA BARBARTA 30 کے 5 قطرے دن میں تین بار پئیں۔

م۔ش واہ کینٹ سے لکھتی ہیں کہ میرا مسئلہ شائع کیے بغیر دوا تجویز فرمادیں، بہت مہربانی ہوگی۔

محترمہ آپ PELRVS کا الٹرا ساؤنڈ کروا کر اور شوگر کی حالیہ رپورٹ کلینک کے ایڈریس پر بھیج دیں تاکہ مناسب دوا کا انتخاب کیا جاسکے۔

ندا وسیم بہاولپور سے لکھتی ہیں کہ میرا اور میری بہن کا ایک ہی مسئلہ ہے کہ ہمارا وزن بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ میری عمر 17 سال اور بہن کی عمر 15 سال ہے کوئی ایسی دوا بتائیں جو دونوں استعمال کرسکیں۔

محترمہ آپ دونوں PHYTOLACA-BARY Q کے پانچ دن میں تین مرتبہ آدھا گلاس پانی میں استعمال کریں سادہ غذا کھائیں مرغن، مرچ، مصالحے والے اور باہر کے کھانے سے مکمل پرہیز کریں روزانہ آدھا گھنٹہ واک کریں ان شاءاللہ آپ کا مسئلہ حل ہوجائے گا۔